7۔ نوع بشر سے محبت

شاعر: نظم طباطبائی

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

سوالات:

1۔ ان تصویروں میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟

2۔ آپ نے کبھی ان لوگوں کی مدد کی ہے تو اسے سنائے؟

3۔ آپ کن کن لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتے ہیں؟

4۔ لوگ ایک دوسرے کے کیوں کام آتے ہیں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

مقصد

موجودہ دور میں خود غرضی، لالچ اور بے حسی عام ہوتے جارہی ہے اور انسانیت، آپسی محبت رواداری کے اقدار گھٹتے جارہے ہیں۔ ایسے میں انسانیت سے محبت اور ایک دوسرے کے کام آنے کے جذبات کو پروان چڑھانا اس نظم کا مقصد ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق صنف نظم سے ہے جس کے شاعر سید حیدر علی نظم طباطبائی ہیں۔ اس نظم کا انتخاب۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق کی تصاویر کا مشاہدہ کیجئے اور اس سے متعلق گفتگو کیجئے۔

2۔ پڑھائے جانے والے سبق کو توجہ سے سنئے اور تصاویر کے ذریعہ حاصل ہوئی معلومات کا کہانی سے تقابل کیجئے۔

3۔ نظم پڑھیے اور بتائیے کہ آپ کو معلوم نکات نظم میں موجود ہیں یا نہیں۔

4۔ نظم پڑھیے، نامعلوم الفاظ کو خط کشید کیجئے۔

5۔ خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ/لغت میں دیکھیے یا اپنے استاد سے معلوم کیجئے۔

شاعر کا تعارف

سید حیدر علی نظم طباطبائی لکھنو میں ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ طباطبائی ماہر استاد اور شاعر تھے اپنی ذہانت کی وجہ سے بہت جلد عربی، فارسی علوم کی تکمیل کرلی۔ شاہ اودھ کے شہزاوں کے اتالیق مقرر ہوئے۔ آخر میں عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ میں ناظر ادبی کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ انہوں نے اردو میں کئی انگریزی نظموں کے منظوم ترجمے اتنی کامیابی کے ساتھ کیے کہ ان پر اصل کا دھوکا ہوتا ہے۔ انہیں زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی۔ ان کی وفات 1933ء میں ہوئی۔

مندرجہ ذیل نظم بھی انگریزی شاعر ''لی ہنٹ'' کی نظم کا ترجمہ ہے اس میں حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کے قصے کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ بنی نوع انسان سے محبت بھی افضل ترین عبادت ہے۔

ابو بنِ ادھم پر رحمت خدا کی   ہوا خواب شیریں سے بیدار اک شب

وہ کیا دیکھتا ہے کہ نورِ قمر سے   درخشاں ہیں کمرے میں دیوار و درسب

وہاں رونق افروز ہے اک فرشتہ   کتاب طلائی میں کچھ لکھ رہا ہے

ابو نے نہایت دلیری سے پوچھا   بتا اے فرشتہ! یہ تحریر کیا ہے

اٹھایا فرشتے نے سر اپنا فوراً   نظر کی ابو پر بصد مہربانی

بتایا کہ یہ نام ان اشخاص کا ہے   جنھیں حق سے ہے الفت غیر فانی

سوچیے۔بولیے :۔

1۔ کمرے کے دیوار و در روشن کیوں تھے؟

2۔ ابو بن ادھم کا سوال سن کر فرشتے نے کیا کیا؟

3۔ فرشتہ کتاب طلائی میں کیا لکھ رہا تھا؟

II

ابو نے کہا'' کیا مرا نام بھی ہے؟
ہلایا فرشتے نے انکار کا سر

یہ معلوم کرکے وہ آہستہ بولا
مگر اس کا دل مطمئن تھا سراسر

مجھے کم سے کم ایسے لوگوں میں لکھ دے
جو کرتے ہیں نوع بشر سے محبت

فرشتے نے یہ بات منظور کرلی
لکھا نام اس کا ہوا واں سے رخصت

سوچیے۔بولیے :۔

1۔ ابوبن ادھم کا دل کیوں مطمئن تھا؟

2۔ انسانوں کے مابین آپسی پیار و محبت کیوں ضروری ہے؟

III

مگر دوسری رات پھر وہ فرشتہ
بہت شادماں ہو کے کمرے میں آیا

ابو بن ادھم معاً جاگ اٹھا
کچھ اس قسم کی روشنی ساتھ لایا

دکھائے ان اشخاص کے نام اس نے
جنہیں عشق حق نے مشرف کیا تھا

''ابو بن ادھم'' مگر سب سے پہلے
کتاب طلائی میں لکھا ہوا تھا

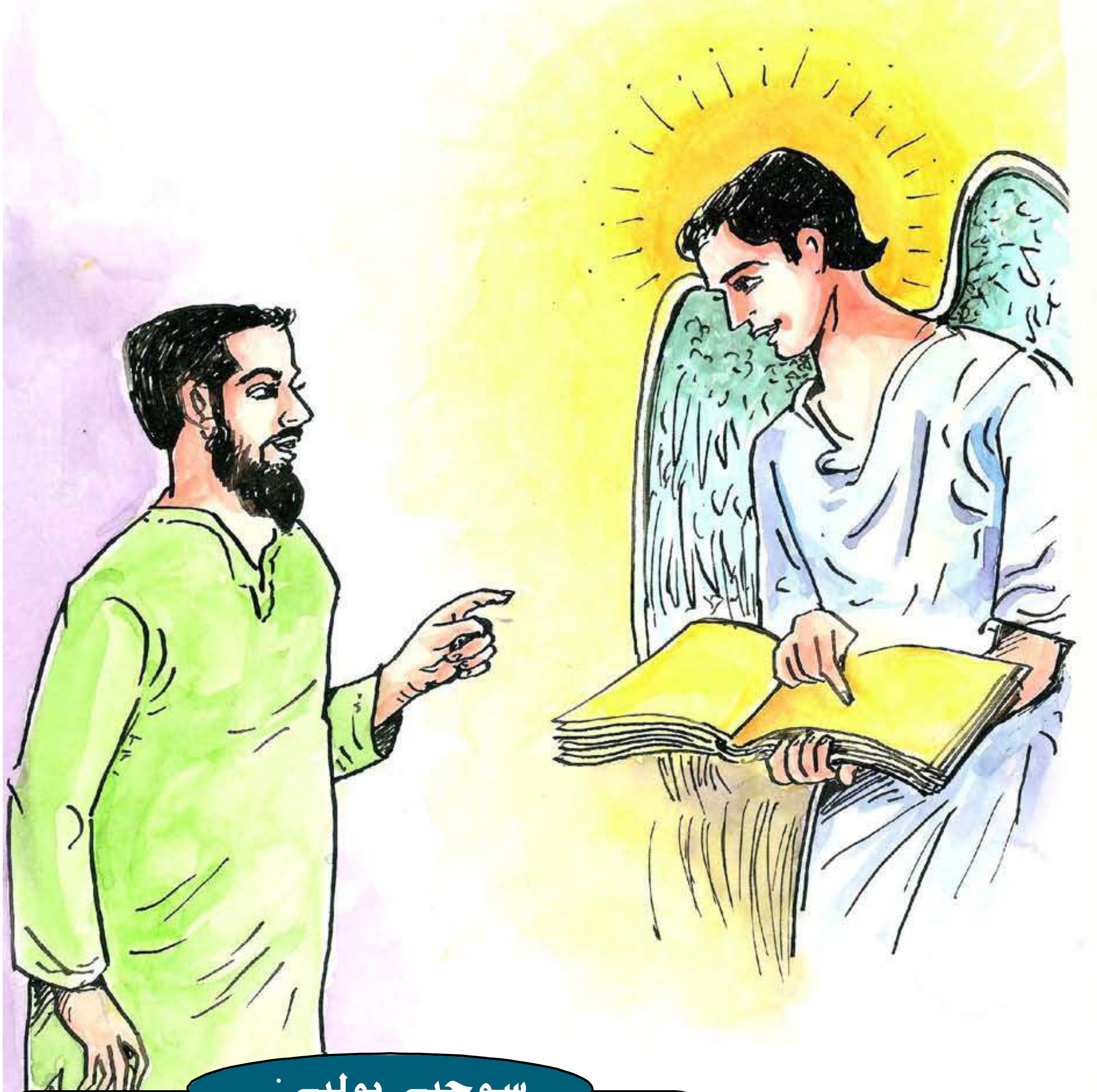

سوچیے ۔بولیے :۔

1۔ دوسری رات کو فرشتے کے خوش ہونے کی کیا وجہ تھی؟

2۔ کتاب طلائی میں ابو بن ادھم کا نام سب سے پہلے کیوں لکھا گیا تھا؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

۔:خلاصہ:۔

شاعر لکھتا ہے کہ ایک رات ابو بن ادھم کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ کمرے کے دیوار و در سب روشن ہیں اور کمرے میں ایک فرشتہ بیٹھے ایک سنہری کتاب میں کچھ لکھ رہا ہے۔ ابو بن ادھم نے فرشتے سے پوچھا کہ وہ کیا لکھ رہا ہے۔ فرشتے نے ابو بن ادھم کو بڑی محبت سے جواب دیا کہ وہ ایسے لوگوں کے نام لکھ رہا ہے جو خدا سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔

ابو بن ادھم نے فرشتے سے دوبارہ پوچھا کہ کیا اس میں میرا نام بھی لکھا ہوا ہے تو فرشتے نے انکار میں جواب دیا۔ اس کے باوجود ابو ابن ادھم کا دل مطمئن تھا کیونکہ وہ انسانوں سے محبت کرنے والا آدمی تھا اسی لئے وہ فرشتہ سے کہتا ہے کہ میرا نام کم از کم ایسے لوگوں میں لکھ دے جو انسانوں سے محبت کرتے ہیں۔ فرشتے نے ابو ابن ادھم کی یہ بات منظور کر لی اور چلا گیا۔

دوسری رات وہ فرشتہ خوشی خوشی کمرے میں آیا۔ اس کے نور سے کمرہ جگمگا اٹھا تو ابو ابن ادھم کی آنکھ کھل گئی۔ فرشتے نے ابو ابن ادھم کو ان لوگوں کے نام دکھائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کامیاب قرار دیا اور وہ اللہ کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہو گئے۔ ابو بن ادھم نے دیکھا کہ ان لوگوں میں سب سے پہلے ''ابو بن ادھم'' کا نام لکھا ہوا تھا۔

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہارِ خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

1۔ ابو بن ادھم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

2۔ آپ نے کوئی اچھا خواب دیکھا ہے۔ تو اسے سنائیے۔

روانی سے پڑھنا۔ فہم حاصل کرنا

(الف)۔ ذیل کے الفاظ کن اشعار میں ہیں انہیں تلاش کر کے پڑھیے۔

درخشاں　　شاداں　　نوعِ بشر　　نورِ قمر　　کتابِ طلائی

(ب)۔ ذیل کا مطلب رکھنے والے مصرعوں کی نشاندہی کیجئے۔

(1) ابوبن ادھم کی خواہش کو فرشتے نے قبول کرلیا۔

(2) جو لوگ اللہ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔

(3) وہ لوگ جو انسانوں سے محبت رکھتے ہیں۔

(4) ایک فرشتہ کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔

(ب)۔ ذیل کے اشعار پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

قرب کے نہ وفا کے ہوتے ہیں
سارے جھگڑے انا کے ہوتے ہیں

بات نیت کی ہے صرف ورنہ
وقت سارے دعا کے ہوتے ہیں

بھول جاتے ہیں، مت برا کہنا
لوگ پتلے خطا کے ہوتے ہیں

فیض احمد فیضؔ

1۔ مندرجہ بالا اشعار کس شاعر کے ہیں؟

2۔ سارے جھگڑے کس وجہ سے ہوتے ہیں؟

3۔ دعا کی قبولیت کس چیز پر منحصر ہوتی ہے؟

4۔ لوگوں کو خطا کے پتلے کیوں کہا گیا ہے؟

II۔ اظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) ذیل کے سوالات کے جواب چار تا پانچ جملوں میں لکھیے ۔

1۔ نیک لوگوں کو کیسے پہچانا جا سکتا ہے؟

2۔ ابو بن ادھم اپنا نام کن لوگوں میں لکھوانا چاہ رہے تھے اور کیوں؟

3۔ اللہ تعالیٰ کیسے لوگوں کو اپنے پسندیدہ بندے قرار دیتا ہے؟

(ب) ذیل کے سوالات کے جواب دس سطروں میں لکھئے ۔

1۔ اللہ تعالیٰ کن کن صفات والوں کو پسند کرتے ہیں؟

2۔ لوگوں میں ایک دوسرے کی خدمت کا جذبہ نہ ہوتو کیا ہوگا ؟

تخلیقی اظہار / توصیف

1۔ پڑھی گئی نظم کو مکالے کی شکل میں لکھئے ۔

2۔ فلاحی خدمات انجام دینے والی کسی ایسی شخصیت کی تعریف اور توصیف کرتے ہوئے چند جملے لکھیے ' جنھیں آپ جانتے ہیں؟

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے پیرا گراف کو پڑھئے ۔اس میں خط کشیدہ الفاظ کے مترادفات لکھتے ہوئے پیرا گراف کو دوبارہ لکھئے ۔

انور اور احمد دونوں طلائی زیورات کا کاروبار کرتے تھے ۔ دونوں بڑے اچھے رفیق تھے ۔ان دونوں میں بڑی الفت تھی ۔ایک مرتبہ وہ کاروبار کے سلسلے میں شہر کے لئے روانہ ہوئے ۔راستے میں ڈاکوؤں نے ان کا راستہ روکا ۔ان دونوں نے بڑی دلیری سے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا اور انہیں مار بھگایا ۔اپنی اس کامیابی پر وہ بڑے شادماں ہوئے ۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

(ب) ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

1) درخشاں: ....

2) شادماں ....

3) سراسر ....

4) معاً ....

قواعد

☆ نظم میں آپ نے یہ الفاظ پڑھے ہیں۔

الفاظ	معنی
نوعِ بشر	انسان کی نوع
ابن ادھم	ادھم کا بیٹا

ان الفاظ کے معنی پر غور کیجیے۔

پہلا لفظ ''نوع'' اور دوسرا لفظ بشر جس کے معنی انسان کی نوع ہے۔

دونوں لفظ کے درمیان میں ''کی'' آ رہا ہے وہ پہلے لفظ کے نیچے جو زیر ہے اس کی وجہ سے کی کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔

اسی طرح ابنِ ادھم کے معنی ادھم کا بیٹا ہے۔

مرکب اضافی کی تعریف: ایسا مرکب لفظ جس کے پہلے لفظ کے آخری میں کسرہ اضافت (زیر) کی وجہ سے کا کے کی کے معنی پیدا ہو رہے ہیں اور معنی کے لحاظ سے پہلا لفظ دوسرا اور دوسرا لفظ پہلا بن جائے ''مرکب اضافی'' کہتے ہیں۔

مشق I: ان الفاظ کو کھول کر لکھیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آبِ زم زم	زم زم کا پانی	روزِ قیامت	....
دردِ دل	....	زورِ بازو	....
نظرِ کرم	....	نگاہِ شوق	....
دردِ سر	....	شبِ معراج	....
ہلالِ عید	....	شبِ قدر	....

مشق II: ان الفاظ کو علامت کسر کے ساتھ تبدیل کیجیے۔

الفاظ	علامت کسر والے الفاظ	الفاظ	علامت کسر والے الفاظ
قدر کی رات	شبِ قدر	خدا کا نور	....
محشر کا دن	....	رسول کی اطاعت	....
حق کا راستہ	....	مشرق کا شاعر	....
اللہ کے رسول	....	فلک کی گردش	....
قیامت کا دن	....	الفت کا راز	....

لسانی سرگرمیاں / منصوبہ کام

1) آپ کے علاقے کے کسی فلاحی ادارے کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔ جو غریبوں محتاجوں، معذوروں اور بے سہارا لوگوں کی خدمت کرتا ہے اور اسے کمرہ جماعت میں پیش کیجیے۔

زرین قول

تم میں بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچاتا ہو۔

پڑھیے جانیے ۔

ڈاکٹرامبیڈکر

ڈاکٹر امبیڈکر 14/اپریل 1891ء کو مہاراشٹر کے ایک مہار خاندان میں پیدا ہوئے۔انہوں نے بچپن ہی سے چھوت چھات کی مصیبتیں برداشت کیں۔ایک دفعہ وہ اسکول جارہے تھے کہ راستے میں بہت زور کی بارش شروع ہوگئی۔وہ ایک مکان کی دیوار کے سہارے کھڑے ہونا چاہتے تھے۔اس مکان کی خاتون نے انہیں غصہ سے ڈانٹااور بارش ہی میں وہاں سے چلے جانے پرمجبور کردیا۔کیونکہ وہ خاتون اعلیٰ ذات کی تھیں۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ چھوٹی ذات کا کوئی فرداس کے مکان کی دیوار کے پاس کھڑا رہے۔

امبیڈکر کا اصلی نام بھیم راؤسپکاڑ تھا۔بھیم راؤ اپنے استادوں کا بے حد احترام کرتے تھے۔ستارا کے ہائی اسکول میں امبیڈکر نامی ایک استاد تھے۔وہ ذات پات کی تفریق کونہیں مانتے تھےاور سب کےساتھ برابری کا سلوک کرتے تھے۔وہ بھیم راؤ کو بہت چاہتے تھے۔استاداور شاگرد کا یہ رشتہ ایسا مضبوط ہوا کہ آگےچل کر وہ بھیم راؤسپکاڑ سے بھیم راؤامبیڈکر بن گئے۔

تعلیم حاصل کرنے کے لیےامبیڈکرکوکئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔مگران کے دل میں علم حاصل کرنے کا شوق اورمحنت کا جذبہ تھا۔اس لئے وہ آگے ہی بڑھتے گئے۔آخرکاراعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیےانہیں انگلستان جانے کا موقع مل گیا۔

انگلستان سےلوٹنے کے بعدڈاکٹرامبیڈکر نے ملک سے چھوت چھات اورذات پات کی تفریق مٹانے کے لیےکوششیں شروع کردیں۔چھوت چھات کی اس لعنت نے ملک کوکافی نقصان پہنچایا۔اس کی وجہ سے ملک کاایک بڑا طبقہ غربت اور جہالت کا شکاررہا۔امبیڈکر نے ہریجنوں پر ہونے والےظلم اورناانصافیوں کےخلاف آوازاٹھائی۔گاؤں گاؤں اورشہرشہردورہ کرکے ہریجنوں کوبیدارکیا۔ان کے دل سےخوف دورکرکےان میں خوداعتمادی پیدا کی۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

ڈاکٹر امبیڈکر کا خیال تھا کہ سماج میں باعزت زندگی گزارنے کے لیے تعلیم بے حد ضروری ہے تعلیم برائیوں کو ختم کردیتی ہے۔ انہوں نے ہریجنوں کو تعلیم دلانے کے لیے کئی مدرسے اور کالج کھولے۔ مردوں کے ساتھ عورتوں پر بھی توجہ دی۔ انہیں سماج میں مساوی حقوق دلائے۔

ڈاکٹر امبیڈکر نے ہمیشہ قومی اتحاد پر زور دیا۔ ان کا اہم کارنامہ ہمارے ملک کا دستور ہے۔ جب ہمارا ملک آزاد ہوا تو اس کا دستور بنانے کی ذمہ داری ڈاکٹر امبیڈکر کو سونپی گئی۔ انہیں بھارت کے دستور کا معمار بھی کہتے ہیں۔ بھارت کا یہ عظیم رہنما 5 دسمبر 1954 کو اس دنیا سے چل بسا۔

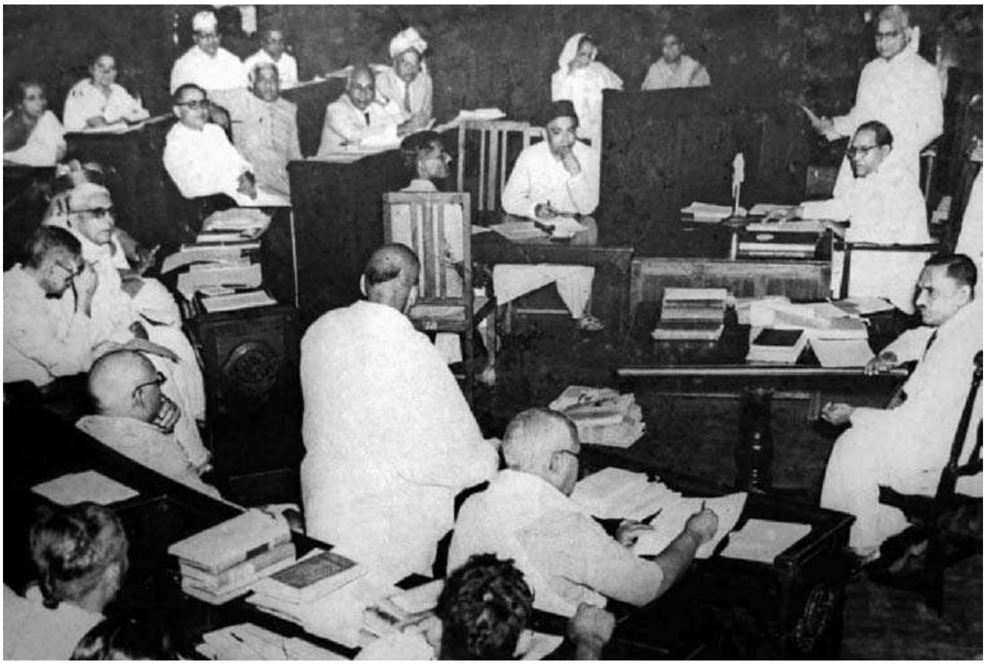

ڈاکٹر بی آر امبیڈکر، دستور ہند کے مسودہ کی تیاری کے دوران..............................ایک یادگار منظر............